احمد رضا کذاب کا فتوٰی کُفر

" جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اُس کی توبہ کسی طرح قُبول نہیں اور جو اُسکے عذاب یا کُفر میں شک کرے خود کافر ہے۔"

ان میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعًا یقینًا اجماعًا کافر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافر ہے۔ شفاء شریف و بزازیہ و درر و غرر و فتاوٰی خیریہ وغیرہا میں ہے:

اجمع المسلمون ان شاتمه صلی الله تعالٰی علیه وسلم کافر و من شك فی عذابه و کفره کفر[1]۔	تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافر ہے اور جو اس کے معذب یا کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

مجمع الانھر و در مختار میں ہے:

واللفظ له الکافر بسب نبی من الانبیاء لاتقبل توبته مطلقًا و من شك فی عذابه و کفره کفر[2]۔	جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافر ہے۔

الحمدللہ! یہ نفیس مسئلہ کا وہ گراں بہا جزئیہ ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماع تمام امت کی تصریح ہے اور یہ بھی کہ جو انہیں کافر نہ جانے خود کافر ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے:

فی المواقف لا یکفر اهل القبلة الا فیما فیه انکار ما علم مجیئه بالضرورة او المجمع علیه کاستحلال المحرمات اھ ولا یخفٰی ان المراد بقول علمائنا لا یجوز تکفیر اهل القبلة بذنب لیس مجرد التوجه الٰی القبلة فان الغلاة من الروافض الذین یدعون ان جبریل علیه الصلٰوة والسلام غلط فی	یعنی مواقف میں ہے کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے گا مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں سے کسی بات کا انکار کریں جیسے حرام کو حلال جاننا اور مخفی نہیں کہ ہمارے علماء جو فرماتے ہیں کہ کسی گناہ کے باعث اہل قبلہ کی تکفیر روا نہیں اس سے نرا قبلہ کو منہ کرنا مراد نہیں کہ غالی رافضی جو بکتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام کو وحی میں دھوکا ہوا۔ اللہ تعالٰی نے انہیں مولٰی علی کرم اللہ وجہہ کی طرف بھیجا تھا

[1] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی القسم الرابع الباب الاول المطبعة الشرکة الصحافیة ۲ /۲۰۸، الفتاوی الخیریة باب المرتدین دارالمعرفة بیروت ۱/ ۱۰۳

[2] الدرالمختار کتاب الجهاد باب المرتد مطبع مجتبائی دہلی ۱/ ۳۵۶، مجمع الانهر کتاب فصل فی احکام الجزیة داراحیاء التراث العربی بیروت ۱ /۶۷۷

اب جو شخص یہ کہیں کہ توبہ قبول ہوتی ہے گستاخِ رسول کی تو وہ شخص احمد رضا کذاب کے فتوے سے پکّا کافر ہیں۔

احمد رضا کذاب کا فتویٰ کُفر

" جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافر ہوا اُس کی توبہ کسی طرح قُبول نہیں اور جو اُسکے عذاب یا کُفر میں شک کرے خود کافر ہے۔"
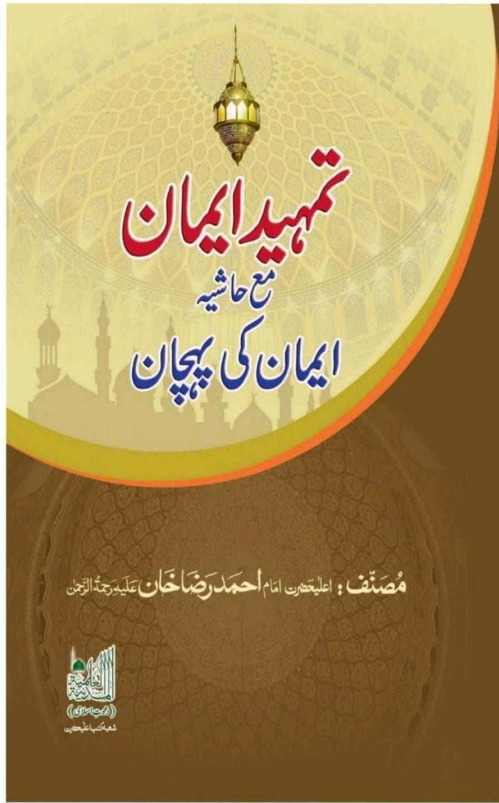
ثالثاً[۳۱۱] اصل بات یہ ہے کہ اِصْطِلاحِ اَئِمّہ[۳۱۲] میں اہل قبلہ وہ ہے کہ تمام ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتا ہو، اِن میں سے ایک بات کا بھی منکر ہو تو قطعاً اجماعاً کافِر مرتد ہے ایسا کہ جو اسے کافر نہ کہے خود کافِر ہے۔ شِفاء شریف وبزّازیہ ودُرَر وغُرَر وفتاوٰی خَیریہ وغیرہا میں ہے:

اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اِنْ شَاتَمَهٗ (ﷺ) كَافِرٌ وَمَنْ شَكَّ فِي عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ۔

ترجمہ: ''تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ جو حضور اقدس (ﷺ) کی شان پاک میں گستاخی کرے وہ کافِر ہے اور جو اس کے مُعذَّب[۳۱۳] یا کافِر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافِر ہے۔'' مَجْمَعُ الْاَنْھُر ودُرِّمُختار میں ہے وَاللَّفْظُ لَهٗ۔

اَلْكَافِرُ بِسَبِّ نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ لَاتُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ مُطْلَقًا مَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَكُفْرِهٖ كَفَرَ۔

ترجمہ: ''جو کسی نبی کی شان میں گستاخی کے سبب کافِر ہوا اس کی توبہ کسی طرح قبول نہیں اور جو اسکے عذاب یا کفر میں شک کرے خود کافِر ہے۔''

الحمدللہ (عزوجل)! یہ نفسِ مسئلہ[۳۱۴] کا وہ گراں بہا جُزئِیَّہ[۳۱۵] ہے جس میں ان بدگویوں کے کفر پر اجماعِ تمام اُمت کی تصرِیح ہے[۳۱۶] اور یہ بھی کہ جو انہیں کافِر نہ جانے خود کافِر ہے۔

---

[۳۱۱] تیسری بات [۳۱۲] ائمہ علیہم الرحمۃ کی مخصوص، فنّی بول چال [۳۱۳] عذاب کے مستحق ہونے میں۔ [۳۱۴] زیرنظر سوال۔ [۳۱۵] قیمتی اصول۔ قیمتی عبارت۔ [۳۱۶] وضاحت سے لکھا ہے کہ گستاخ رسول کا کافِر ہونا تمام امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔

جو بھی ابھی یہ کہیں کہ توبہ قُبول ہوتی ہے گستاخِ رسول کی تو وہ بھی احمد رضا کذاب کے فتوے سے پکّا کافر ہوگا۔

گستاخِ رسول کی توبہ قبول ہوتی ہیں علماء حرمین الشریفین کا فتوٰی

اِس کتاب میں مولانا علامہ شیخ صالح کمال حنفی سابق مُفتی مکّہ مکرمہ کے تعلّق سے ذکر ہے کہ مولانا خلیل احمد انبھیٹوی رح نے مولانا شیخ صالح کمال صاحب کو پوچھا کہ " کیا کُفر سے توبہ قبول ہوتی ہے کیا؟ " تو مولانا شیخ صالح کمال صاحب نے فرمایا " ہوتی ہے."
اور یہی مولانا علامہ شیخ صالح کمال حنفی سابق مُفتی مکّہ مکرمہ کی تقریظ و تصدیق "حسام الحرمین اُردو (مکتبہ نبویہ)" کے اندر ص**34** پر موجود ہے.

حُسَام الحرمین پر علمائے حرم کی تقریظیں

''دولتِ مکیہ'' کے ساتھ ساتھ بلکہ اس سے کچھ پہلے سے بِفَضْلِهٖ تَعَالٰی حُسَامُ الْحَرَمَیْن[1] کی کارروائی جاری کی۔ اکابر نے جو عالیشان تقریظات اس پر لکھیں، آپ حضرات کے پیشِ نظر ہیں۔ ابتداہی میں یہ فتویٰ حضرت مولانا شیخ صالح کمال کے پاس تقریظ کو گیا تھا، اُدھر حضرت مولانا شیخ صالح کمال نے کتاب سنانے کے ضمن میں حضرت شریف سے خلیل [illegible])اوراس کی کتاب ''براہینِ قاطعہ'' کا بھی ذکر کردیا تھا۔

خلیل انبیٹھی کا راہِ فرار اختیار کرنا

انبیٹھی کو خبر ہوئی، مولانا کے پاس کچھ اشرفیاں نذرانہ لے کر پہنچے اور عرض کی کہ حضرت مجھ پر کیوں ناراض ہیں؟ فرمایا: کیا تم خلیل احمد ہو؟ کہا: ہاں! مولانا نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس! تو نے براہینِ قاطعہ میں وہ شَنِیْع (یعنی بری) باتیں کیسے لکھیں میں تو تجھے زِنْدِیْق (یعنی بے دین وکافر) لکھ چکا ہوں۔'' ﴿اس سے پہلے مولانا غلام دستگیر قصوری مرحوم کتاب ''تَقْدِیْسُ الْوَکِیْل عَنْ تَوْهِیْنِ الرَّشِیْدِ وَالْخَلِیْل'' لکھ کر علمائے مکہ سے تقریظیں لے چکے تھے اس پر مولانا شیخ صالح کمال کی بھی تقریظ ہے اوراس میں انبیٹھی اوران کے استاد گنگوہی صاحب کو زندیق لکھا ہے﴾

انبیٹھی نے کہا: ''حضرت جو باتیں میری طرف نسبت کی گئی ہیں اِفْتِرا (یعنی بہتان) ہیں میری کتاب میں نہیں ہیں۔''

فرمایا: تمہاری کتاب براہینِ قاطعہ چھپ کر شائع ہوچکی ہے اور میرے پاس موجود ہے۔ انبیٹھی نے کہا: حضرت! کیا کفر سے توبہ قبول نہیں ہوتی؟ فرمایا: ہوتی ہے۔ مولانا نے چاہا کسی مُتَرْجِم کو بلائیں اور براہینِ قاطعہ انبیٹھی کو دکھا کر ان کلمات

[1]: علمِ کلام کی مشہور کتاب ''اَلْمُعْتَقَدُ الْمُنْتَقَد'' پر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تحریر کردہ حاشیہ مبارکہ ''اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَد'' کا وہ حصہ جس میں آپ نے چند بدمذہبوں کی کفریہ عبارات ونظریات ذکر کرکے اس پر حکمِ شرعی بیان فرمایا تھا، جب مکہ معظّمہ ومدینہ منورہ کے اکابر علمائے اسلام کے سامنے تصدیق کے لئے پیش کیا گیا تو اُن حضرات نے متفقہ طور پر یہ فتویٰ صادر فرمایا کہ ''مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِهِمْ وَعَذَابِهِمْ فَقَدْ کَفَرَ'' یعنی جو ان لوگوں کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔ ۱۳۲۴ھ میں ۳۳ جلیل القدر علماء نے زبردست تقریظیں لکھیں اور واشگاف الفاظ میں تحریر کیا کہ ''مرزا قادیانی کے ساتھ ساتھ افرادِ مذکورہ بلاشک وشبہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں'' اور سرکار اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کو حمایتِ دین کے سلسلے میں بلاخوفِ لَوْمَۃِ لائم اِحْقاقِ حق و اِبْطالِ باطل پر بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا۔ علمائے حرمین طیّبین کے یہ فتوے اور تقریظات ''حُسَامُ الْحَرَمَیْنِ عَلٰی مَنْحَرِ الْکُفْرِ وَالْمَیْنِ'' کے نام سے ۱۳۲۴ھ میں شائع کردیئے گئے۔

بریلوی مولوی کا جھوٹ بریلویت کو کفر کے گھاٹ اتار دیا 💪

بریلوی لکھتا ہے کہ حضرت انبیٹھوی صاحب رح نے شیخ مولانا صالح کمال رح سے براہین قاطعہ کی عبارت سے توبہ کے متعلق پوچھا تو حضرت مولانا صالح کمال رح نے کہا توبہ قبول ہوتی ہے۔

حسام الحرمین کی حقانیت و صداقت و ثقاہت
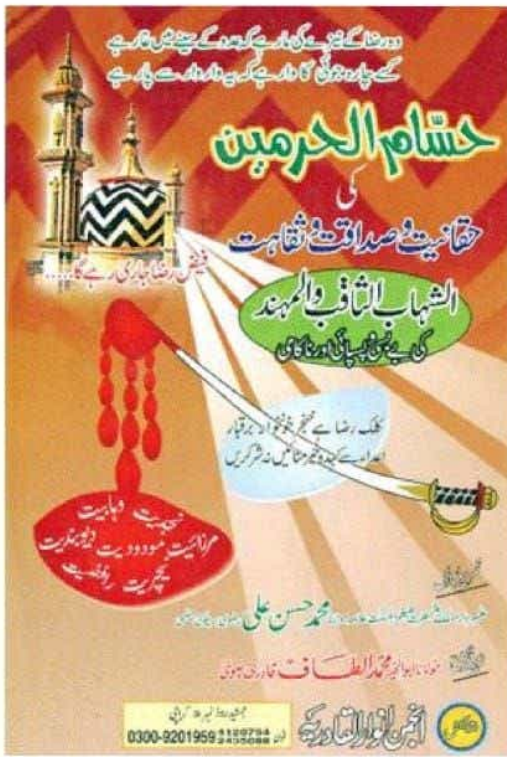
مولوی خلیل انبیٹھوی چھپ چھپا کر چند اشرفیاں بطور رشوت دے کر اپنا الوسید ھا کرنے کیلئے رئیس العلماء مولانا شیخ صالح کمال کی خدمت میں حاضر ہوا کہ حضور آپ مجھ سے ناراض ہیں؟

رئیس العلماء نے فرمایا، تیرا نام خلیل انبیٹھوی ہے؟ مولانا صالح کمال نے فرمایا، میں تو تجھے زندیق لکھ چکا ہوں۔

انبیٹھوی نے کہا جو باتیں میری طرف نسبت کی گئی ہیں وہ میری کتاب میں نہیں، لوگوں نے مجھ پر افترا کیا۔

مولانا صالح کمال نے فرمایا، تمہاری کتاب براہین قاطعہ چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ مولوی خلیل انبیٹھوی نے مجبوراً کہا، حضرت کیا کفر سے توبہ قبول نہیں ہوتی۔

مولانا نے فرمایا، ہوتی ہے۔ مولوی انبیٹھوی اپنی براہین کی کفریہ عبارت سے توبہ کا وعدہ کر کے جدّہ بھاگ گیا اور تین سال بعد جوڑ توڑ اور ہیرا پھیری کر کے اپنے تمام اکابر ہند کے تعاون و تصدیقات سے المہند نامی بزعم خود حسام الحرمین کے ردّ میں لکھ ماری جواز اوّل تا آخر سراپا کذب صریح جھوٹ اور دروغ گوئی کا بدترین مجموعہ ہے۔

مولوی خلیل انبیٹھوی صاحب نے اپنے خالص وہابیانہ عقائد کو چھپایا اور خلاف واقع اپنے عقائد سنیوں کے سے ظاہر کئے وہابیوں اور محمد بن عبدالوہاب نجدی کو سخت برا بھلا، گستاخ ومکفر اور علماء اہل سنت کا قاتل قرار دیا۔

میلاد تو میلاد سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی اعلیٰ درجہ کا مستحب قرار دیا خود کو سُنّی ظاہر کر کے وہابیوں پر سخت لعن طعن کیا گویا وہابی ان کے سوا کوئی اور ہے۔ المہند کے سوالات بھی خود گھڑے اور فریب کاریوں کے خول چڑھا کر مغالطہ آمیز جوابات بھی خود ہی دیئے۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ نے حسام الحرمین پر 33 یا 35 مسلمہ اکابر علماء حرمین کی تصدیقات حاصل کی تھیں جبکہ خلیل انبیٹھوی صاحب سر دھڑ کی بازی لگا کر بمشکل چھ علماء کی تصدیقات المہند پر حاصل کر سکا جن میں دو حضرات مولانا شیخ محمد مالکی اور مولانا محمد علی بن حسین نے اپنی تصدیقات واپس لے لیں۔

اب دیکھئے احمد رضا کذاب نے اپنی کتاب " تمہید الایمان " کے اندر فتویٰ دیا ہے کہ گستاخِ رسول کی توبہ قبول نہیں اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تو اب احمد رضا کذاب کا فتوٰی حضرت شیخ مولانا صالح کمال رح پر جاکر لگا 💪

مولانا علامہ شیخ صالح کمال حنفی سابق مفتی مکّہ مکرمہ کی تقریظ و تصدیق حسام الحرمین اُردو کے اندر

مولانا علامہ شیخ صالح کمال حنفی سابق مفتی مکہ مکرمہ

(پیشوائے علمائے محققین، کبرائے مدقین عظیم المعرفت، ماہر تعلیم، صاحب نور عظیم، ابر بارندہ، ماہ درخشندہ، ناصر سنن، فتنہ شکن سابق مفتی حنفیہ مکہ مکرمہ)

سب خوبیاں اس خدا کیلئے ہیں جس نے آسمان علوم کو علمائے عارفین کے چراغوں سے مزین فرمایا اور ان کی برکات سے ہمارے لئے ہدایت اور حق واضح کے راستوں کو روشنی بخشی۔ میں ان کے احسان و انعامات پر شکر ادا کرتا ہوں، اس کے خاص اور عام افضال پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے بغیر کوئی سچا معبود نہیں ہے۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ایسی گواہی جو نور کے کہنے والے کو نور کے منبروں پر بلند کرے اور کجی اور گمراہی کے شبہات اس کے پاس نہ آنے دے میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے خاص بندے ہیں، اس کے رسول ہیں جنہوں نے ہمارے لئے حجت قائم کردی، کشادہ راہیں روشن کردیں الٰہی تو درود و سلام نازل فرما ان پر ان کی پاکیزہ اولاد پر ان کے فوز و فلاح والے صحابہ کرام پر ان کے نیک پیروکاروں پر اور یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل خصوصی طور پر اس عالم علامہ پر شامل حال ہو جو علم و فضل کا ایک دریا ہے جو عمائد علماء کرام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ حضرت مولانا محقق احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے اسے سلامت رکھے اور ہر بدی اور ناگوار بات سے محفوظ رکھے۔ حمد وصلوۃ

علمائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی طرف سے

اعلیحضرت فاضل بریلوی کی علمی اور اعتقادی خدمات کا اعتراف

حسام الحرمین

علیٰ منحر الکفر والمین

تالیف: اعلیحضرت مجدد مائتہ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی

ترجمہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی

ایم اے

مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ لاہور